خمخانۂ احرار

یہ نظم مولانا ظفر علی خانؒ نے مفکرِ احرار چودھری افضل حق کی وفات پر لکھی تھی :-

رونقِ کاشانۂ ابرار افضل حق سے تھی
مستیٔ خمخانۂ احرار افضل حق سے تھی

اک کرشمہ تھا یہ اُس کی ہمتِ مردانہ کا
لرزہ براندام اگر سرکار افضل حق سے تھی

ذرہ ذرہ کہہ رہا ہے وادیٔ کشمیر کا
کامیاب احرار کی یلغار افضل حق سے تھی

ہے گواہ اس پر کتابِ زندگی کی سطر سطر
شوخیٔ و رنگینیٔ افکار افضل حق سے تھی

اس کی مرگِ ناگہاں گھر کو نہ لے بیٹھے کہیں
کیونکہ پشتیبانیٔ دیوار افضل حق سے تھی

بہ عالمِ پاک کردر رحلت رئیس احرار افضل حق
کہ بندۂ بود پاک گفتار، پاک کردار، پاک طینت
زہے امیر فقیر سیرت کہ ہمنوا بود با گدایاں،
خوشا فقیرے بلند ہمت کہ با شہاں داشتہ رقابت
چہ غمگسارے کہ یک حدیثش ربودہ غم از دلِ رفیقاں
چہ ہم صفیرے کہ یک نوالیش بہ ہمرہاں داد درسِ ہمت
چہ نکتہ دانے کہ خامۂ او نگاشتہ حرفِ زندگی را
بہ دل نشیں طرزِ خوش بیانی بہ خوش ترین شیوۂ فصاحت
وداع جاں کرد دوست آتش چو فکرِ سال وفات کردند
ندائے از غیب آمدہ ۔ آہ امام احرار کرد رحلت

۱۳۶۰ ھ

(صوفی غلام مصطفےٰ تبسمؔ)

ساحر لدھیانوی

افضل نہیں اربابِ وطن میں

مت سوچ کہ افضل نہیں اربابِ وطن میں
جو آگ سلگتی رہی اس شیر کے دل میں
یہ دیکھ فضا شعلہ فشاں ہے کہ نہیں ہے
اس آگ سے ہر روح تپاں ہے کہ نہیں ہے

بیزار غلامی سے ہیں روحیں کہ نہیں ہیں
سرکش سا ہر اک پیر و جواں ہے کہ نہیں ہے

بجلی سی ہر اک ذہن کے آئینہ میں رقصاں
شعلہ سا ہر اک دل میں نہاں ہے کہ نہیں ہے

پھیلے ہوئے طبقات کی بڑھتی ہوئی تنظیم
آزادیٔ عالم کا نشاں ہے کہ نہیں ہے

جس دیس میں سانسوں پہ بھی تعزیر تھی اک دن
وہ شعلہ و صرصر کا جہاں ہے کہ نہیں ہے

بیدار جوانوں کی نگاہوں کا تمکن
ناموسِ وطن کا نگراں ہے کہ نہیں ہے